سوال

(675) علمائے اہل سنت سے ایک ضروری سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے اہل سنت سے ایک ضروری سوال

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علمائے اہل سنت سے ایک ضروری سوال

قابل توجہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث

بگرامی خدمت فخر جماعت اہلحدیث جناب مولانا و مخدو منا دام الطافکم اسلام علیکم التماس ہے کہ مندرجہ ذیل سوال بالضرور اخبار گوہر بار اہلحدیث کی قریب تریں اشاعت میں شائع کرکے مشکور و ممنون فرما دیں ہمارے عنایت فرما کناب حکیم سید محمد حسین صاحب نے جو کہ مذہب شیعہ سے پوری واقفیت رکھتے ہیں ایک روز کتاب عطر ایمان مصنفہ سید سجاد حسین صاحب بارہوی کی خاکسار کے سامنے پش کی کتاب عطر ایمان میں یہ عبارت موجود تھی کہ مذہب اہل سنت میں بہ مثل صدیق فاروق زید ابن معاویہ کو حنفیہ رسول مانا گیا ہے بلکہ من بعض الوجوہ اس کی خلافت شخین سے افضل ہے اور مذہب اہل سنت کبھی صحیح نہیں ہو سکتا جب تک کہ زید کی خلافت کا اعتقاد نہ کریں اس وحشت ناک و حیرت انگیز بات کے دیکھتے ہی طبیعت میں ایک طغیان پیدا ہوا اگر یہ دعوی صحیح کیا ہے تو اصلیت پر مطلع کیجیے اور علاوہ اس بات کے کتب اہل سنت سے حوالہ دیتا ہوں جو کہ ایک سوال کی صورت میں ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضرات علمائے دین کی خدمت باسعادت میں گزارش کرتا ہوں کہ برادینداری د منصب ہدایت امور ذیل کا اطمینان بخش جواب مرحمت فرما دیں۔

حدیث مندرجہ ذیل بخاری شریف

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال امر الناس ماضیا ما ولہم اثنی عشر رجلا کلہم من قریش

ترجمہ صواعق محرقہ کے 3/ پر لکھا ہے کہ تمام صحاح اور خصوص مسلم و بخاری میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

لایزال ہذا الامر عزیزا ینصرون علی ادعائہم مادام علیہ اثنی عشر خلیفہ کلہم من قریش-

ہمیشہ ایں امر اسلام غلبہ و نصرت می یابد بر ہر کسے کہ یہ ایشاں دشمنی کند بر امر خلافت تا دوازدہ خلیفہ کہ جمیع ایشان از قریش باشند سوائے زیں دیگر مقامات پر بھی آنحضرت ﷺ نے بارہ خلفاء کی بشارت دی ہے۔

ان الامر لا یقنی حتی یعضی فیھم اثنا عشر خلیفہ (ص ۲۳ سطر اول ترجمہ صواعق)

لایزال الاسلام عزیزا الی اثنا عشر خلیفہ (ص ۲۳ سطر ۲)

لایزال امتی قائما حتی یمضی اثنی عشرہ خلفیۃ کلھم من قریش (ص ۲۳ سطر ٤)

لایزال امتی قائما حتی یکون علیکم اثنی عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ (ص ۲۳ سطر ٤)

-از ابن مسعود رضی اللہ عنہ بسند حسن مروی ست کہ از دے سوال کروند چند خلیفہ مالک ایں امر امت خواہند شد گفت از رسول پر سیدم فرمودہ اثنی عشر کعدو نقباء بنی اسرائیل یعنی دو ازدہ کس خلیفہ خواہند شد مثل عدد بنی اسرائیل۔ صفحہ 23/سطر 10

مطلب ان جملہ احادیث موصوف الصدر کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بعد ہمارے بارہ خلیفہ ہوں گے جب تک وہ ختم نہ ہو لیں گے قیامت نہ آئے گی سب کے سب پاک و ابرار دین خدا کی مدد کرنے والے ہوں گے ان کی تعداد ہم عدد نقباء بنی اسرائیل ہوگی۔ شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں صفحہ 16/ بڑی طوالانی عبارت لکھتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ بعد ہمارے بارہ خلیفہ ہوں گے ان کے باب میں قاضی عیاض کی رائے نہایت صحیح اور بر سر صواب ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے سب آدمیوں نے اجماع کیا خلیفہ اربعہ پر بوقوع حکم حکمین پنچایت میاں حضرت علی و امیر معاویہ خلیفہ ہوئے اور بعد صلح امام حسن امیر معاویہ پر تمام امت جمع ہو گئی زاں بعد یزید پر اتفاق اہل اسلام ہوا مگر حسین ابن علی کے واسطے کسی مسلمان نے خلافت نبوی کو تجویز نہیں کیا۔ ابن زبیر کے قتل ہو جانے پر عبد اللہ مالک ابن مردان خلیفہ باجماع امت ہوا پھر اس کے چار بیٹے خلیفہ ہوئے جو کہ خلفائے مردانی کہے جاتے ہیں پس ازاں ہشام و سلیمان و یزید ثانی سند آرائے امامت ہوئے خلفائے اربعہ کے بعد یہ سات کس خلیفہ ہوئے بارہواں یزید بن عبد الملک ہے ان کے بعد پھر اس نوع کا اجماع کسی پر نہیں ہوا جابجا فتنہ و فساد ہو کر طائفۃ الملوکی شروع ہو گئی امن و ایمان اٹھ گیا۔

ابن حجر عقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حسب عقیدہ بالا تحریر فرمایا ہے شرح فقہ اکبر کے صفحہ 84/ پر بھی یہی نام درج ہیں کنز العمال مؤلفہ علی متقی کی جلد ششم کتاب الفتن مطبوعہ مطبع نظار حیدر آباد کے صفحہ 44/ پر بھی یہ مضمون لکھا ہے شرح عقاید نفی کے صفحہ 104/ پر عجیب مضمون نقل ہوا ہے ابو شکور سلمی کہتے ہیں

فاما یزید بن معاویہ قال بعض الناس خلافۃ کانت باستحلان معاویۃ و تبعہ المسلمون عن اصحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین و غیر ھم من طریق القیاس ان طاعۃ کانت واجبۃ علی ال حسین و جمیع المسلمین-

یہ تقریر قاضی عیاض کی توجیہ متذکرہ بالا سے ملتی جلتی ہے یعنی جب کے معاویہ کے خلیفہ مقرر کرنے سے یزید کی خلافت کو سب نے تسلیم کر لیا تو کل اہل اسلام اور حسین بن علی پر اس کی اطاعت واجب ہو گئی۔

مرزا حیرت دہلوی کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں یزید کو مجرم قتل قرار دینے سے صحابہ کرام پر بڑا اعتراض دار ہوتا ہے کیونکہ اکثر صحابہ نے اس کو امام جائز الاطاعت سمجھ بعیت کر لی تھی اور کبھی اس کو نہیں توڑا مرتے دم تک اسی عقیدہ پر قائم رہے

جناب مولوی خلیل احمد صاحب مدرس مدرسہ سہار نپور نے ہدایت ارشید کے صفحہ 401/ پر مفاد احادیث وہی تحریر فرمایا ہے جس کو اوپر سے لکھا چلا آرہا ہوں آپ فرماتے ہیں جس قدر اوصاف ائمہ دوازدا گانہ کے بیان ہوئے ہیں ان سب کا حال یہ ہے کہ اس خلافت کو قوت و شوکت ہوگی اور اس میں اضطراب و تزلزل و وقوع فتن نہ ہو گا وہ اپنے اعدا پر غالب رہیں گے اور بمقابلہ ان کے کفار مغلوب و منکوب ہوں گے جملہ عبارت مندرجہ بالا کا نتیجہ یہ ہوا کہ یزید خلیفہ جائز تھا اصحاب رسول نے اسکو مجتمع ہو کر امام امت مان لیا تھا اور ایک جائز دوی

حق خلیفہ امیر معاویہ نے اس پر احکام استخلاف جاری فرمائے ۔ حضرات علمائے کرام فرض منصبی سمجھ کر امورات ذیل کا جواب مرمت فرمایئں ۔

1 ۔ یہ کہ جو حوالہ کتب دیےگئے ہیں یہ صحیح ہیں یا غلط ؟

2 ۔ بصورت صحتاب اسلام ہے اور ہم مسلمان یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کیونکہ احایث میں یہ الفاظ ہیں یہ دین زئل نہ ہوگا جب تک بارہ خلیفے نہ ہولیں ہر گاہ بارہ کی تعداد آخر صدی اول یا شروع صدی دوم میں ختم ہوگئی تو اسلام کہاں رہا اگر بقاء اسلام کا اعتقاد کیا جائے تو ارشاد نبوی میں تناقض لازم ہے

3 ۔ توضیح مفاد حدیث میں کہا گیا ہے کہ ان برہ کے اوقات حکومت می فتنہ برپانہ ہوگا پس امام بخاری وسلم نے اپنی اپنی کتابوں میں ابواب مسمی یہ فتن کیوں قائم کیے اور خلیفہ ثالث کا قتل فتنہ سے ہوا یا امن وامان سے واسلام ۔

(خریدار اہلحدیث نمبر 3255 ۔/قادر بخش ریاست بھرتپور)

ایڈیٹر

ان حدیثوں کے سمجھنے کےلئے خلیفہ کے معنوں پر غور کرنا مقدم ہے شیعہ نےاپنے ذہن میں جمار کھا ہے کہ منصب خلافت مغل منصب نبوت ہے

(اخبار ذوالفقار لاہور5/مئی17ء)

اسلئے ہم ہمیشہ اس جستجو میں رہتے ہیں کہ خلیفہ میں کوئی امر خلاف شرح نہ پایا جائے مگر اہل سنت کے نزدیک یہ بنا غلط ہے اہل سنت کہتے ہیں نبی کو جو تعلق خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں ہونا چاہیئے خلیفہ ہو یا غیر خلیفہ نبی محل وحی اور پیغام خدا کا براہ راست مبلغ ہے امتی کوئی بھی ہو اس کو یہ درجہ نصیب نہیں ہوسکتا اور نہ نبی اا ور امتی میں کیا فرق ہوگا اس لئے اہل سنت کہتے ہیں خلیفہ وہ ہونا چاہیئے جو اسلام کا محافظ سیاست کی قابلیت رکھتا ہو صحیح الدماغ ملکی ضروریات اور اعداکی حرکات اور زمانہ کے نشیبو فراز سے خوب واقف ہو اس کے ذاتی اعمال جن کا اثر اس کی ذات تک ہو کچھ بھی ہوں اس سے ہمیں بحث نہیں قرآن مجید نے مسئلہ خلافت کو خود حل کر دیا ہے جہاں بنی اسرائیل کے قصہ میں طالوت کی خلافت کا ذکر ہے وہاں بنی اسرائیل کے جواب میں فرمایا ہے ۔ (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ) ''خدا نے طالوت کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اس برگزیدگی کیوجہ یہ ہے کہ اس کو علم اور جسم میں بڑائی بخشی ہے'' یعنی اس کو سیاست کا علم ہے اور وہ جنگی کاموں کے قابل ڈیل ڈول اچھی رکھتا ہے پتلا دبلا مخنی سا نہیں ۔

ان معنی سے ہم ان بارہ خلیفوں کو جانتے پہنچتے ہیں تو یزید جیسے بداعمال کو بھی خلیفہ ماننے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی اسی لئے صحابہ کرام نے اس کو مانا تھا کیونکہ اس کے کارناموں میں دماغی قابلیت اور سیاست کا ثبوت ہم کو ملتا ہے آج کل کی ریاستوں کی حکومتوں کو دیکھ کر اس زمانہ کے بارہ خلیفوں کی قدر معلوم ہوتی ہے ۔

ریاست میں کفارہ اور کفر کی اشاعت کر رہے ہیں رئس ان کو امداد دیتے ہیں مسلمان کسی غیر مسلم کو مسلمان بنا دیں تو ذراسی شکایت پر رئس کی طرف سے ان پر عتاب ہوتا ہے ایسا کرنے سے اپنی بے تصبی کا ثبوت دیتے ہیں علماء جو اشاعت اسلام کریں ان کے وعظ بند کردیتے ہیں اور غیروں کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ ہولیوں وغیرہ میں جو چاہیں سونا پسندیدہ افعال کریں ایسے رئس خلیفہہ اسلام نہیں ہوسکتے ہاں جن کو حیرت اسلام ہوچاہے ان کے ذاتی اعمال کم وبیش کیسے ہی کمزور ہوں وہ خلیفہ اسلام ہوسکتے ہیں پس سائل کے سوالوں کے جوابات درج ذیل ہیں ۔

حوالجات صحیح ہیں گو بعض روایات بذات خود صحیح نہیں ۔

ان حوالجات میں ان برہ خلیفوں کا ضروری آنا مراد ہے یہ نہیں کہاں کے آنے کے بعد ساتھ ہی قیامت آجائے گی بلکہ ایسے کلام سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ واقعات ضرور ہوں گے ۔ ان خلیفوں کے زمانہ میں جوفتنے ہوئے وہ فوری ہوئے اور ختم ہوگئے دونوں گروہوں کو اسلامی خیر خواہی دل میں جاگزین تھی دونوں کو اسلامی حفاظت کا شوق غرض یہ کہ اس زمانے

کے فتنے حالی مرحوم کی اس مسدس کے مصداق تھے

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا تو بالکل مداران کا اخلاص پر تھا

جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا خلاف آخستی سے خوش آیندہ تر تھا

یہ موج پہلی اس آزادگی کی ہر اس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

شعیوں سے تعجب

شعیہ منصب خلافت کو مثل نبوت تو کہتے ہیں مگر خلیفے جو ہمارے لئے پش کرتے ہیں ان کی خلافت لکھنو کے بے ملک نوابوں کیسی دکھاتے ہیں جو ساری عمر گوشہ تنہائی میں بیٹھے تقیہ میں زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں یہاں تک خوف زدہ ہیں کہ کوئی ناچیز سے ناچیز سنی آکر مسئلہ پوچھتا ہے تواپنے مذہب کے خلاف اوراس کے مذہب کے موافق بتلادیتے ہیں اور حاشیہ نشین مریدوں کے سوال کرنے پرکہتے ہیں ہمارا ایسا کرنا تمہارے اور ہمارے حق میں بہتر ہے ورنہ ہم مارے جایئں گے ۔ (اصول کلینی 37/)

میرے خیال میں سلطان عبدالحمید خاں سابق سلطان ترکی بھی جو آجکل نظر بند قید ہیں ایسا خوف زدہ نہ ہوگا جیسے شعیوں کے خلیفہ حالت خلافت میں حضرات شعیہ غور کریں کہ خلیفہ اور معمولی واعظ میں کیا فرق ہے ۔ اہل سنت کے نزدیک فرق بین ہے کہ واعظ توزبان سے وعظ و نصیحت کرتے ہیں خلیفہ اس وعظ کو حکومت کے زور سے منواتا ہے خلیفہ کا ایک سر کلر دس کروڑواعظوں کے وعظ سے زیادہ زبردست ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس میں سیاست ہے ان میں سیاست نہیں آیئے ہم قرآن مجید سے جو مسلمہ فریقین حکم عدل ہے اس مسئلہ کا فیصلہ کرایئں غور سے سنیے قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے

(يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ)

''اے داؤدؑ ہم نے تجھ کوزمین نے خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کر۔'' اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں خلیفہ بنانا اور اس پر ف لا کر انصاف سے حکومت کرنے کا حکم دینا یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ خلافت کی فرع سیاست اور حکومت ہے پس جس خلافت میں حکومت نہ ہووہ اس مصرع کی مصداق ہے

شیر قالین وگراست شیر نیتاں وگرست

بموجب اس تشریح کے اہل سنت نے برہ خلیفوں کے نام بتادئے اب ہم سننا چاہتے ہیں کہ شعیہ ان بارہ اماموں کی تعداد کس طرح پوری کرتے ہیں بتلائے ہوئے ذرا خلیفہ کی جامع ما لع تعریف اور اس کی فرع بھی بتلایئں ہم سننے کے شائق ہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 706